بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ | خطبہ نمبر ۱۹

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily **ALFAZL** RABWAH

یوم چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۷ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۲۰ ہجرت ۱۳۴۳ ہش، ۷ محرم ۱۳۸۴ھ، ۲۰ مئی ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۱۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۹ مئی بوقت ۸ بجے صبح

کل قبل دوپہر حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہو گئی۔ دن بھر ضعف بھی رہا۔

اس وقت اللہ تعالےٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے

تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بار و بر نہ رہی

"یہی ایک بڑی دلیل آنحضرت کی نبوت پر ہے کہ آپ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا اور پھر آپ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مخصوص تھی کہ آپ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھلائے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا۔ اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔ پس بلاشبہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بار و بر نہ رہی۔ اور ختم نبوت آپ پر صرف زمانہ کے تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے اور چونکہ آپ صفات الٰہیہ کے مظہر اتم تھے اس لئے آپ کی شریعت صفات جلالیہ و جمالیہ دونوں کی حامل تھی اور آپ کے دو نام محمد اور احمد صلے اللہ علیہ وسلم اسی غرض سے ہیں اور آپ کی نبوت عامہ میں کوئی حصہ بخل کا نہیں بلکہ وہ ابتداء سے تمام دنیا کے لئے ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ ص ۴-۵)

قادیان جانیوالوں کیلئے ضروری ہدایت

بعض مصالح کے تحت فیصلہ کیا گیا تھا کہ جو اصحاب اپنے عزیزوں کی ملاقات یا شعائر اللہ کی زیارت کے سلسلہ میں قادیان جائیں وہ نظارت خدمت درویشاں سے اس کی باقاعدہ تحریری منظوری لے کر جائیں اس ہدایت کا وقتاً فوقتاً روزنامہ الفضل میں بھی اعلان ہوتا رہتا ہے مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض اصحاب اس ہدایت کی تعمیل میں تغافل برتتے ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ اصحاب جماعت کو پھر یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ احباب اس کی پابندی اختیار فرمائیں اجازت حاصل کرنے کے سلسلہ میں جو درخواست نظارت ہذا میں بھجوائی جائے اس پر امیر مقامی کی سفارش کا ہونا ضروری ہے۔

(ناظر خدمت درویشاں ربوہ)

حضرت مولوی محمد دین صاحب کی علالت

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔ پہلے بیماری عرق النسا سمجھی گئی تھی لیکن اب خون اور پیشاب کے ٹسٹ سے اصل بیماری ذیابیطس ثابت ہوئی ہے احباب حضرت مولوی صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعاء فرمائیں۔

مجلس انصار اللہ کراچی کا اجتماع

امسال مجلس انصار اللہ کراچی کا سالانہ اجتماع مورخہ ۳۰ اور ۳۱ مئی کو منعقد ہو رہا ہے۔ علمائے کرام کے علاوہ مرکز سے بھی بعض نمائندے انشاء اللہ العزیز اجتماع میں شمولیت فرمائیں گے۔ اجتماع کا پروگرام مرتب ہو چکا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر اجتماع کی گوناگوں برکات سے مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

"سیرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم" ہر سہ حصص کی ضرورت

ہمیں کتاب سیرۃ خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم) مولفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہر سہ حصص کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوست ہمیں فراہم کر سکتے ہوں تو براہ مہربانی اطلاع دیں۔ نیز قیمت سے بھی مطلع فرمائیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

احمدی نوجوانوں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

اپنی ہمت کو وسیع کرو ارادوں کو بلند کرو اور دینی دنیوی ترقی کے لئے متواتر کوشش کرتے چلے جاؤ

مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۲۹ء کو بعد نماز ظہر مسجد نور قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل تقریر احمدآنڑ کالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور کے ممبران کے سامنے فرمائی ۔

تشہد و تعوذ کے بعد فرمایا :-

سب سے پہلی چیز جو میرے نزدیک ایک طالب علم کے سامنے آتی ہے اور جو ایسی ہے کہ میں سمجھتا ہوں ہر تندرست اور صحیح دماغ کے سامنے ضرور آنی چاہیئے وہ یہ ہے کہ ایک طرف تو اس کے سامنے

امیدوں اور امنگوں کا وسیع میدان

ہوتا ہے ۔ اسے اخلاقِ فاضلہ سکھانے یا دیگر علوم میں ترقی کرنے کے لئے ایسی ایسی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں جن میں بڑے بڑے لوگوں کے احوال درج ہوتے ہیں کالج کے کورسوں یا پرائیویٹ سٹڈی کے ذریعہ ایسے لوگوں کے احوال اور اعمال کا مطالعہ کر کے طالب علم کے نزدیک دنیا کی کوئی چیز انہونی نہیں رہتی اور ہر بلندی اور ہر کمال اسے قریب الحصول معلوم ہوتا ہے ۔ وہ خیال کرتا ہے جس طرح جنت کی یہ کیفیت بیان کی گئی ہے کہ وہاں جس چیز کی خواہش ہوگی وہ فوراً مل جائے گی اسی طرح دنیا کی سب ترقیاں اور کامیابیاں میرے ارادہ اور خواہش کی پابند ہیں ۔ جونہی میں نے ادھر توجہ کی سب کی سب مکمل طور پر مجھے مل جائیں گی ۔ چونکہ طالب علم کی نظر اس کے واہمہ کے ماتحت ہوتی ہے اور وہ جس قدر علم حاصل کرتا ہے اپنے دماغ میں سے ہی کرتا ہے ۔ اس نے دنیا کا مطالعہ نہیں کیا ہوتا ۔ اس لئے وہ قانون قدرت کے گھبرا دینے والے سست رویہ سے آگاہ نہیں ہوتا ۔ وہ

قوتِ واہمہ کا غلام

ہوتا ہے ۔ قوتِ واہمہ اس کے سامنے ایک چیز پیش کرتی ہے اور وہ اس پر ایسا ایمان لے آتا ہے جیسے ایک مومن کلامِ الٰہی پر یا ایک سائنٹسٹ نیچر پر ۔ وہ ایک منٹ کے لئے بھی گمان نہیں کر سکتا کہ یہ محض ایک سبز باغ قوت واہمہ نے مجھے دکھایا ہے ۔ غرض ایک طرف تو وہ ایسے ایسے خواب دیکھتا ہے اور اتنی بڑی چیز اپنے سامنے رکھتا ہے جو اگرچہ دنیا میں موجود نہیں لیکن اس کے نزدیک ایک سچائی

ہوتی ہے لیکن دوسری طرف اگر وہ مسلمان کے گھر پیدا ہوا اور اس نے دینیات سے کچھ آگاہی حاصل کی ہے تو ایک اور تعلیم اس کے سامنے آتی ہے اور وہ یہ کہ انکسار سے کام لینا چاہیئے طول امل میں نہیں پڑنا چاہیئے ۔ لمبی امیدیں نہیں کرنی چاہئیں ۔ حرص و آز میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے ۔ لالچ ترک کر دینا چاہیئے ۔ پہلے پہل طالب علم کی نظر ان دونوں پہلوؤں پر پڑ کر نادانستہ یا دانستہ چندھیا جاتی ہے ۔ کبھی تو وہ جانتا ہوتا ہے کہ اس کے اندر

جذبات کی ایک جنگ

جاری ہے اور کبھی وہ اسے مطلقاً محسوس نہیں کرتا ۔ صرف ایک افسردگی اس کے قلب پر طاری ہوتی ہے اور وہ اس کا سبب نہیں سمجھ سکتا ۔ اگر آپ لوگوں میں سے ہر ایک اپنے گزشتہ ایام پر نظر ڈالے تو اسے معلوم ہوگا کہ بعض اوقات اس پر ایسے آئے ہیں کہ بلا سبب طبیعت میں افسردگی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اور بسا اوقات اس پر ایسی ساعتیں گزری ہیں جب تعلیمی شوق کے باوجود کالج کی تعلیم میں اسے کوئی لذت محسوس نہیں ہوتی یا جب کھانا اس کے حسب منشاء ہونے کے باوجود اسے مزا نہیں دیتا یا جب وہ دوستوں کی مجالس میں ان کی محبت کے اشتیاق کے باوجود خوشی محسوس نہیں کرتا بلکہ علیحدگی میں بھی جہاں اس کی اپنی بادشاہت ہوتی ہے وہ جو چاہے بناتا اور جو چاہے گراتا ہے ۔ ایسی خود مختار حکومت میں بھی وہ خوش نہیں ہوتا ۔ اس پر ایک افسردگی چھائی ہوتی ہے جس کا سبب اسے معلوم نہیں ہوتا ۔ یہ حالت بچوں پر بھی آتی ہے اور بڑوں پر بھی ۔ اور جو لوگ حقائق سے واقف ہیں وہ اس کا سبب

اندرونی جذبات کی جنگ

بتاتے ہیں جن کی تفصیلات سے ہم واقف نہیں لیکن ان سے متاثر ہوئے بغیر بھی نہیں رہ سکتے جس طرح ایک بلند پہاڑ پر جانے والا شخص لمبی سانس کھینچتا ہے اور اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ گویا آہیں بھر رہا ہے اور اس کے بغیر وہ رہ

نہیں سکتا ۔ یہی حال اندرونی جذبات کی جنگوں کے اثر کے متعلق ہوتا ہے ۔ بہت بلند پہاڑ پر اگر کسی ایسے انسان کا رہنا فرض کر لیا جائے جس کے اردگرد مصنوعی طور پر ہوا کا پریشر بڑھا دیا جائے اور ہوا کے بوجہ کثیف ہونے کے اسے لمبی سانس کھینچنے کی حاجت نہ رہے تو وہ لمبی سانس کھینچنے والے کے متعلق یہی خیال کرے گا کہ اسے کوئی سخت صدمہ پہنچا ہے اس لئے آہیں لے رہا ہے حالانکہ اسے کوئی صدمہ نہیں پہنچا ہوگا بلکہ اسے اس وقت جسمانی لحاظ سے فرحت حاصل ہو رہی ہوگی ۔ اس کا سبب لطیف ہوا ہوگی میدان میں چونکہ اسے کثیف ہوا میں سانس لینے کی عادت تھی اور لطیف ہوا کی وہ تعداد جتنی کہ اس کے سینے کو سانس لینے کے لئے کھینچنے کی ضرورت تھی ہوا کے بوجہ لطیف ہو جانے کے اس کی تسلی نہیں کر سکتی اس لئے اسے لمبا سانس لینا پڑتا ہے ۔ تا کافی ہوا اندر جا سکے ۔ یا

بعض دفعہ ایسے ممالک میں جانا پڑتا ہے

جہاں رطوبت زیادہ ہوتی ہے وہاں ہوا کے بوجہ رطوبت بوجھل ہو جانے کے باعث انسان اس طرح محسوس کرتا ہے جیسے کوئی چیز اسے دبائے چلی جا رہی ہے ۔ وہ سخت گھبراہٹ محسوس کرتا ہے حالانکہ گرمی زیادہ نہیں ہوتی ۔ جیسے جاپان کا علاقہ ہے ۔ وہاں یہی حالت ہوتی ہے ۔ جاپان میں تو شاید بہت کم لوگوں کو جانے کا موقع مل سکے ۔ یہاں ہندوستان میں بمبئی ۔ کراچی یا کلکتہ میں ہی جا کر دیکھ لیا جائے گرمی تو کم محسوس ہوگی پارہ بھی کم دکھائی دے گا لیکن طبیعت میں ایسی گھبراہٹ ہوگی کہ گرم سے گرم جگہ بھی ایسی نہیں ہو سکتی جس کی وجہ صرف یہ ہوتی ہے کہ ہوا میں رطوبت مل جانے کے باعث کثافت پیدا ہو جاتی ہے جو اسے بوجھل کر دیتی ہے ۔ تو بہت سی چیزیں ہمارے قلب میں ایسی پیدا ہوتی ہیں کہ نہ تو نظر آتی ہیں اور نہ اس کے سبب معلوم ہو سکتے ہیں ۔ صرف نتائج محسوس ہوتے ہیں ۔

اسی طرح بعض اوقات انسان ایک افسردگی محسوس کرتا ہے لیکن اس کا سبب اسے معلوم نہیں ہوتا ۔ بعض دفعہ وہ خیال کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور ایسا ہوتا بھی ہے کہ بعض دفعہ طبیعت میں بیماری کے اسباب جمع ہو جانے کی وجہ سے ہی افسردگی پیدا ہو جاتی ہے مگر بعض اوقات اس کا سبب جذبات کی جنگ اور Conflicting Views ہوتے ہیں اور اب تحقیق ہوئی ہے کہ

بعض بیماریوں کا سبب

جذبات کی جنگ ہوتی ہے جن کا علاج اس جنگ کو دور کرنے سے خودبخود ہو جاتا ہے اسے انگریزی میں سائیکو انیلیسز کہتے ہیں ۔ چونکہ موجبات جنگ نظر سے پوشیدہ ہوتے ہیں اسلئے جب ڈاکٹر پوچھتا ہے تمہیں کوئی تکلیف ہے تو اسے نفی میں جواب دے دیا جاتا ہے ۔ وہ پوچھتا ہے کہیں درد ہے تو کہہ دیا جاتا ہے کہ نہیں لیکن پھر بھی طبیعت افسردہ ہی رہتی ہے ۔ کیونکہ اسکی وجہ دماغی تاثرات ہوتے ہیں ۔

اب تو یہاں تک معلوم ہوا ہے کہ بعض دفعہ دو سال کی عمر میں جذبات کو کوئی باریک سا صدمہ پہنچا مگر اس کا اثر پچاس سال کی عمر تک رہا ۔ بہت سے جسمانی علاج کئے گئے لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا ۔ لیکن جب ڈاکٹر نے اس طریق کو مدنظر رکھتے ہوئے جو میں نے اوپر بیان کیا ہے علاج کیا تو وہ کیفیت دور ہو گئی اور مریض صحت یاب ہو گیا تو انسان کی زندگی میں یہ جنگ ہوتی ہے اور میں نے محسوس کیا ہے کہ مسلمان اور خصوصاً

احمدی طلباء

میں یہ زیادہ ہے ۔ ایک طرف تو ان کے سامنے وسیع ارادے اور پُرجوش امنگیں ہوتی ہیں اور دوسری طرف مذہبی امور جن کے متعلق انہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی امیدوں کو محو کر رہے ہیں ۔ ان کے دل مذہب کے مصدق ہوتے ہیں ۔ وہ اس کی سچائی دیکھ چکے ہوتے ہیں اس لئے اسے کبھی نہیں چھوڑ سکتے لیکن دوسری طرف دنیاوی باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کے متعلق عقل کہتی ہے کہ یہ بھی صحیح ہیں اس لئے انہیں بھی ترک نہیں کر سکتے ۔ ایسی حالت میں ان میں

سے بعض کے اندر ایسی جنگ شروع ہو جاتی ہے جس کا اثر ان کے ارادوں۔ ان کی امنگوں۔ ان کی صحت بلکہ ان کے دین پر بھی پڑتا ہے۔

قرآن کریم میں ان کیفیات کا ذکر

دو جگہ ہے۔ ایک جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
الھٰکم التکاثر حتیٰ زرتم المقابر۔
یعنی تم بھی عجیب انسان ہو کہ تکاثر نے تمہیں تکلیف میں ڈال رکھا ہے۔ تمہاری امنگیں ختم ہونے میں ہی نہیں آتیں۔ تمہارے ارادے بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ اس جاہ طلبی کے خیال اور اس میں آگے ترقی کرنے کی خواہش نے تمہیں ایسا خراب کر رکھا ہے کہ تم کسی کام کے نہیں رہے۔ تمام اندرونہ تمہارا بگڑ چکا ہے حتیٰ کہ موت تک تمہارے اندر کسی اصلاح کی صورت پیدا نہیں ہو سکتی۔ یعنی ابدون امنگوں ارادوں اور زیادت طلبی کو ایسے بھیانک رنگ میں پیش کیا ہے کہ انسان خیال کرتا ہے۔ ان سب باتوں کو چھوڑ چھاڑ کر الگ ہو جائے۔ کیونکہ قرآن کہتا ہے کہ ایسے خیالات رکھنے والوں کو موت تک ہدایت نصیب نہیں ہو سکتی۔ ایسی حالت کو دیکھ کر انسان خیال کر سکتا ہے کہ اس جنگ کا خاتمہ ہو جانا چاہیئے یعنی یا دنیا کو چھوڑ دیا جائے یا دین کو لیکن اس کے بعد ایک اور آیت ہے جو اسے

ایک نئی جنگ

میں مبتلا کر دیتی ہے۔ ان امنگوں اور خواہشات کے متعلق یہاں تو فرمایا تھا کہ تکاثر کی وجہ سے تم غافل ہو گئے ہو اور زیادت طلبی نے تمہیں دین سے محروم کر دیا ہے لیکن دوسری جگہ فرمایا
انا اعطینٰک الکوثر
یعنی ہم نے تمہیں اتنی زیادتی بخشی ہے کہ جس کے مقابلہ میں دنیا کی اور کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی۔ کوثر عربی زبان میں ایسی وسیع زیادتی کے لئے بولا جاتا ہے جو انتہا سے بھی آگے ہو۔ مگر یہ کوثر بطور سزا نہیں بلکہ فرمایا فصل لربک وانحر۔ تو خوش ہو کہ خدا نے تجھے اس قدر زیادتی عطا کی ہے کثرت اگر ایسی ہی بُری چیز تھی تو چاہیئے تھا حکم ہوتا اس کے لئے استغفار کرو مگر فرمایا یہ سزا نہیں بلکہ انعام ہے۔ پس تو خوش ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ

خدا تعالیٰ کے انعامات

میں سے ایک انعام ہے۔ پھر دوسری جگہ فرمایا اھدنا الصراط المستقیم یعنی دعا سکھائی گئی ہے کہ اے خدا تو نے جو جو کچھ کسی کو دیا وہ مجھے بھی دے۔ اب غور کا مقام ہے کہ یہاں تو خدا تعالیٰ نے خود سکھایا ہے کہ تم تکاثر طلب کرو۔ اور پھر یہ دعا بھی سکھائی کہ جو جو انعام دنیا میں کسی کو ملا ہے وہ سب ہمیں دے۔ پھر یہ کیا معمہ ہے کہ ایک آیت میں تو تکاثر کو موجب تباہی بنایا اور دوسری میں سکھایا ہے کہ کسی چیز پر بس ہی نہ کرو بلکہ کہو جو جو کچھ دنیا میں کسی کو ملا۔ وہ سب ہمیں مل جائے۔ گویا جب روکا تو بالکل ہی روک دیا اور جب منگوایا تو اتنا کہ حساب ہی نہیں۔ لیکن یہ دونوں چیزیں اضداد نہیں۔

اور ترقی میں روک ہمیشہ وہی چیزیں ہوتی ہیں جو اضداد ہوں۔ ان سے انسان گھبرا جاتا ہے کہ کسے چھوڑے اور کسے پکڑے۔ قرآن کی ان دونوں آیتوں میں سے ایک میں تو کہا گیا ہے کہ تمہاری حد سے بڑھی ہوئی امنگوں نے تمہیں برباد کر دیا جس کے یہ معنے ہیں کہ امنگیں تباہ کن ہوتی ہیں۔ مگر دوسری میں بتایا ہے کہ

دنیا کی ہر نعمت طلب کرو

اس سے معلوم ہوا کہ امنگیں بُری نہیں بلکہ امنگ اتنی وسیع رکھنے کو کہا ہے کہ دنیا کا کوئی نمونہ سامنے رکھا ہی نہیں۔ دنیا میں عام طور پر قاعدہ ہے کہ کسی بڑے آدمی کو سامنے رکھ کر اس جیسا بننے کی خواہش کی جاتی ہے۔ مثلاً کوئی جرنیل یہ کہے گا کہ مجھے اتنا عروج حاصل ہو کہ میں نپولین کو بھی مات کر جاؤں۔ لبرل کہے گا کہ میں گلیڈسٹون کو پیچھے چھوڑ جاؤں اور کنسرویٹو خواہش کرے گا۔ بیکنسفیلڈ میرے سامنے کچھ حقیقت نہ رکھے۔ اسی طرح ہمارے پرانے خیالات کے مسلمان بھائیوں کی نظر ہمیشہ افلاطون، سقراط اور بقراط پر جا پڑتی ہے انہیں اپنی قوم کا کوئی آدمی ایسا نظر نہیں آتا کہ اس جیسا بننے کی خواہش کریں۔ مگر اسلام بتاتا ہے یہ دونوں ناسمجھی ہے کہ یہ دعا کی جائے میں افلاطون ہو جاؤں یا نپولین بن جاؤں۔ یا بیکنسفیلڈ یا پٹ بن جاؤں یا کوئی مقرر خواہش کرے میں برک ہو جاؤں یا محرر میکالے بننے کی خواہش کرے۔ ڈراما نویس شیکسپیئر بننا چاہے اور شاعر گیٹی بن جانے کی آرزو رکھے بلکہ اسلام سکھاتا ہے تم یہ دعا مانگو کہ ہم سب کچھ بن جائیں۔ اور جملہ کمالات کے جامع ہوں۔ دیکھو

ہم ایسے نبی کی امت ہیں

جس میں تمام انبیاء کے کمالات موجود تھے۔ ہم حضرت عیسیٰؑ کے متبع نہیں کہ دعا مانگیں ان کے سے کمال ہمیں مل جائیں یا حضرت موسیٰؑ کے پیرو نہیں کہ ان کے کمالات حاصل ہونے کی دعا کریں۔ بلکہ ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت ہیں جس نے سب انبیاء کے کمالات اپنے اندر جمع کر لئے تھے اس لئے ہمیں بھی یہی خواہش اور امنگ رکھنی چاہیئے کہ ہم تمام کمالات کے جامع ہوں اور سورہ فاتحہ کی دعا اپنے اندر اس قدر وسیع مطالب رکھتی ہے کہ نظر نہیں آتا دنیا کے کسی بڑے سے بڑے انسان نے اپنے سامنے اس قدر وسیع Imagination رکھا ہو۔ سب اس سے نیچے ہی ہیں نہ اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ یہ تو ناممکن سی بات معلوم ہوتی ہے اس قدر کمالات انسان اپنے اندر کس طرح جمع کر سکتا ہے لیکن یاد رکھنا چاہیئے انسان کو بڑا بننے کے لئے ہمیشہ ناممکن چیزیں ہی اس کے سامنے رکھی جاتی ہیں نپولین نے کہا تھا ناممکن کے معنے مجھے آج تک معلوم نہیں ہو سکے اگرچہ میں ہمیشہ یہ لفظ سنتا آیا ہوں۔ یہ سائیکالوجی کا اصول ہے کہ

ممکنات کے حصول کے لئے

انسان جب تک ناممکنات میں نہیں پڑتا وہ کبھی کامیاب بھی نہیں ہو سکتا۔ انسان کا دماغ ایک چھلنی کی طرح ہے اس میں ساری چیزیں نہیں ٹھہر سکتیں جو آتی ہیں ان میں سے ایک قلیل حصہ اس میں ٹھہرتا ہے باقی بہت سا حصہ نکل جاتا ہے ہر لحظہ انسان بیسیوں چیزیں دیکھتا ہے اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ انسان ایک سکنڈ میں صرف بیس چیزیں ہی دیکھتا ہے تو ایک منٹ میں دو بارہ سو دیکھے گا لیکن کیا وہ سب اسے یاد رہ جاتی ہیں۔ یاد صرف تین چار ہی رہیں گی کیونکہ دماغ کی چھلنی باقی سب کو نیچے پھینک دے گی تو جب تک انسان بہت بڑا ہاتھ نہیں مارتا وہ کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتا اگر کوئی مچھلی پکڑنے والا یہ خیال کرے کہ میں صرف موٹی موٹی مچھلیاں پکڑوں گا تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ وہ جال پھینک دیتا ہے اور سب کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے چھوٹی چھوٹی خود ہی جال سے نکل جاتی ہیں اور بڑی ہاتھ آجاتی ہیں بعینہٖ یہی حالت ہر انسان کی ہے اس کے سامنے اگر چھوٹا مقصد ہو تو وہ اس سے بھی نیچے رہ جاتا ہے لیکن اگر بڑا اور بلند ہو تو اس کے مطابق ہی وہ ترقی کرنے کی بھی کوشش کرے گا۔ تو

ترقیات کی خواہش

اسلام کے خلاف نہیں بلکہ اس کے عین مطابق ہے پھر سوال ہوتا ہے وہ کیا بات ہے جس سے اسلام روکتا ہے اس انکسار کا کیا مطلب ہے جو اسلام سکھاتا ہے اس حرص و آز سے بچنے کے کیا معنی جسے اسلام برا قرار دیتا ہے۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ حرص و آز اور لاطائل امنگوں اور ترقی والی امنگوں میں بہت بڑا فرق ہے اسلام امنگ سے نہیں بلکہ غلط امنگ سے روکتا ہے اسلام واہمہ سے منع نہیں کرتا واہمہ پر ہی تو

انسانی ترقی کی بنیاد

ہے اگر انسان کے اندر سے اسے نکال دیں تو وہ مردار رہ جاتا ہے یہ سب کرشمے قوت واہمہ ہی کی پرواز کا نتیجہ ہیں اس سے روکنا ایسا ہی ہے جیسے ایک پرندے کے پر کاٹ دیئے جائیں اسلام پرواز سے نہیں روکتا۔ بلکہ اس سے روکتا ہے کہ ہماری قوت واہمہ غلط پرواز نہ کرے۔ جس سے اسلام روکتا ہے وہ یہ ہے کہ ہم پرواز کی نقل کریں لیکن اصل میں پرواز نہ کریں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے آپ لوگوں نے بعض اوقات دیکھا ہو گا کہ پالتو مرغ اڑنے کے لئے پر جھاڑتے ہیں لیکن وہ زمین سے نہیں اٹھ سکتے اسی طرح بعض انسان بھی پر مار کر رہ جاتے ہیں وہ دوڑ کی نقل کرتے ہیں مگر اصل میں نہیں دوڑتے جیسے بعض اوقات کسی کو دھوکہ دینے کے لئے یونہی پاؤں مارے جاتے ہیں سو اسلام پرواز سے نہیں روکتا بلکہ اس سے روکتا ہے کہ پرواز کی نقل کرو مگر پرواز نہ کرو۔ اسلام نقالی کو بہت ناپسند کرتا ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ مسلمان ڈراما میں کامیاب نہیں ہوئے انھوں نے ہر فن میں کمال پیدا کیا ان میں عیوب بھی آئے مگر تھیٹر ان میں نہیں آیا شراب خانے بھی ان میں کھلے بعض مسلمان عورتیں فاحشہ بھی ہو جاتی ہیں۔ جوا بازی بھی مسلمانوں میں ہے لیکن ان میں تھیٹر نہیں آیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان کے دماغ میں روز اول سے یہ بات کچھ اس طرح گھس گئی ہے کہ ہمیں (Reality) حقیقت تک ہی رہنا چاہیئے نقل کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیئے اور یہ بات باوجود خطرناک تنزل کے ان سے علیحدہ نہیں ہوئی۔ پس ضروری ہے کہ ہم اڑیں بلکہ اھدنا الصراط المستقیم

بلند پروازی ہمارے لئے فرض کر دی گئی ہے

اور یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ بہت بڑا scheme اپنے پیش نظر رکھیں جس سے باہر کوئی چیز نہ ہو۔ کیونکہ جب امید وسیع ہو تو کوشش بھی اسی کے مطابق وسیع ہوتی ہے۔ پاگل انسان کو دیکھ لو وہ خیال کرتا ہے میں بہت قوی ہوں اور دیکھا گیا ہے واقعی وہ معمول سے بہت زیادہ قوی ہو جاتا ہے اور ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ کمزور سے کمزور پاگل بھی مضبوط سے مضبوط آدمی کو اٹھا کر پھینک دیتا ہے وہ یہ خیال کر لیتا ہے کہ دنیا میرے سامنے حقیر ہے میرا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا اس لئے وہ اعصاب کی انتہائی قوت صرف کر دیتا ہے لیکن جو یہ خیال کرے کہ میں کمزور ہوں اس کے لئے بھی اتنی ہی ہمت دکھلاتے ہیں جتنا اس کا خیال ہوتا ہے۔

اب تحقیقات ہوئی ہے

کہ انسان کے اندر دیگر حسیات کی طرح اندازہ کی بھی ایک حس ہے آپ چھوٹے بچے کو ایک تھپڑ پورے زور سے ماریں لیکن ہاتھ اس کے جسم پر اتنے زور کا ہی پڑے گا جسے وہ برداشت کر سکے لیکن مضبوط آدمی کو مارو تو اسے بہت زیادہ چوٹ محسوس ہو گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اندرونی اعصاب اندازہ کر رہے ہوتے ہیں جس کے مطابق قوت صرف ہوتی ہے اور نتائج مختلف

نکلتے ہیں۔ چونکہ ہوشمند انسان کے دل میں ایک مخفی خیال یہ بھی ہوتا ہے کہ کہیں زیادہ زور پڑنے سے میرے اعصاب ٹوٹ نہ جائیں۔ اس لئے وہ کچھ بطور قوت بطور

ریزرو فورس

محفوظ رکھتا ہے اور اسے خرچ نہیں کرتا لیکن پاگل کے اندر چونکہ یہ خیال نہیں ہوتا اس لئے وہ پوری طاقت صرف کر دیتا ہے ایک دفعہ یہاں

ایک عورت پاگل ہو گئی

حضرت خلیفۃ المسیح اول عورتوں میں درس قرآن دے رہے تھے کہ اس نے آ کر کہا چونکہ یہاں سب لوگ میرے دشمن ہو گئے ہیں اور میرے درپئے آزار ہیں۔ اس لئے اب میں زندہ رہنا نہیں چاہتی۔ اس لئے اس نے کھڑکی کھول تا نیچے کود جائے۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے عورتوں سے کہا کہ اسے پکڑلو۔ کئی ایک عورتیں اسے لپٹ گئیں۔ لیکن وہ ان سب سے چھوٹ جاتی۔ اس پر آپ نے خود اسے پکڑا ایسے موقعہ پر پردہ وغیرہ کا تو کوئی سوال ہی نہیں رہ جاتا۔ مگر باوجود اس کے کہ آپ ایک قوی اور مضبوط آدمی تھے۔ اور یہ آپ کی وفات سے ۷۔۸ سال قبل کا واقعہ ہے۔ اس وقت آپ کا جسم مضبوط تھا۔ مگر پھر بھی میں تو وہاں نہیں تھا۔ مجھے گھر کی عورتوں نے بتایا وہ آدھی آدھی کھڑکی سے لٹک جاتی تھی۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ حضرت خلیفہ اول کی طاقت محدود دائرہ میں خرچ ہو رہی تھی۔ کیونکہ آپ کی عقل ریزرو فورس کے استعمال کی اجازت نہ دیتی تھی۔ اور وہ بوجہ فاتر العقل ہونے کے تمام قوت صرف کر رہی تھی تو جتنا بڑا

انسان کا اندازہ

ہو۔ اسی کے مطابق قوت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ اسی سے دھوکہ کھا کر بعض لوگوں نے ایک نیا علم مسمریزم جاری کیا ہے۔ تھیوسافیکل سوسائٹیاں اسی خیال کی توسیع ہیں۔ جوں جوں انسان کے حوصلے بلند اور ارادے وسیع ہوتے ہیں۔ اسی کے مطابق وہ قوت بھی صرف کر سکتا ہے۔

اسلام تعلیم دیتا ہے

کہ ارادے بلند رکھو۔ لیکن ان کے مطابق عمل بھی کرو۔ اڑو جتنا اڑ سکتے ہو۔ اور نیت یہ ہو۔ کہ ہم نے آسمان پر پہنچنا ہے۔ یہ نہیں کہ بیٹھے تو رہو زمین پر مگر سمجھو یہ کہ ہم آسمان پر پہنچ جائیں گے۔ گویا اراد

اور انسان اسی دھوکہ میں رہے کہ ہم قربانی کر سکتے ہو۔ جس کے لئے قربانی نہیں کر سکتے اس سے اسلام روکتا ہے۔ اسی طرح ایک امنگ ایسی بھی ہوتی ہے۔ جس میں دوسرے کا نقصان ہوتا ہے۔ یعنی خیال ہوتا ہے کہ میں بڑا بن جاؤں اور فلاں ذلیل ہو جائے۔ یہ حسد ہے اس سے بھی اسلام نے روکا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان کے سامنے اھدنا الصراط المستقیم کا Ideal رکھا گیا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ہاں انعامات کی کمی نہیں۔ اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے۔ کہ زید گرے تو میں اس کی جگہ لوں۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ

خدا پر بدظنی

کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ خدا کے پاس جو کچھ تھا وہ تو اس نے فلاں شخص کو دے دیا۔ اور اب اور کچھ نہیں جو مجھے دے۔ اس سے اسلام روکتا ہے۔

پس اسلام دو قسم کی امنگوں سے روکتا ہے۔ ایک تو وہ جن کے خلاف انسان کی کوشش ہو۔ اور دوسری وہ جو نیکی کی مخالف ہوں۔ جو انسان امنگ تو دل میں رکھتا ہے۔ مگر اس کے مطابق کوشش نہیں کرتا وہ اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے اور منافقت کرتا ہے۔ جو شخص دوڑتا ہے۔ اور یہ خیال کرتا ہے کہ میں گھوڑے سے زیادہ دوڑ دوڑونگا اس میں ضرور عام حالات سے زیادہ طاقت آجائے گی۔ لیکن جو چارپائی پر لیٹا رہتا ہے۔ کہ موٹر سے بھی تیز بھاگوں تو اس کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں ہوگا کہ اس کے اندر

منافقت بزدلی اور سستی

پیدا ہو جائے گی۔

جن امنگوں کے مطابق انسان کی کوشش ہو وہ جائز بلکہ ضروری ہیں۔ لیکن اگر کوئی ایسے ارادے کرتا ہے۔ جن کے مطابق اس کا عمل نہیں تو ان سے اسلام روکتا ہے۔ یا اس سے روکتا ہے جس سے دوسرے کا نقصان چاہا جائے۔ کیونکہ اس سے اپنی نیکی برباد اور خدا تعالیٰ پر بدظنی ہوتی ہے۔ پس یہ دونوں متضاد چیزیں نہیں۔ اس لئے امنگیں رکھو۔ مگر ان کے ساتھ کوشش بھی کرو۔ جتنی امنگ بلند ہو اتنی ہی مفید ہے۔ سوائے ان امنگوں کے جن کو خدا نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ مثلاً مردہ زندہ کرنا۔ ایسی امنگ

ادب کے خلاف

ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے یا پھر بعض ایسی باتیں ہیں۔ جن کے متعلق خدا نے خود

کہہ دیا ہے کہ مانگنے سے نہیں ملا کرتیں۔ میں خود جسے چاہوں دیتا ہوں۔ مثلاً نبوت ہے۔ اس کا مانگنا بھی ناجائز ہے۔

پس طلباء کو ایک تو میری نصیحت یہ ہے کہ

بلند ارادے رکھو

اور یہ خیال مت کرو کہ اسلام امنگوں سے روکتا ہے۔ اسلام صرف منافقت یا دوسروں سے حسد روکتا ہے۔ وگرنہ سب سے بلند ارادوں کا حق صرف مسلمان کو ہی ہے۔ مگر جب ساتھ کوشش بھی ہو۔ صوفیاء کی بعض کتب سے لوگوں کو دھوکا لگ جاتا ہے۔ چند دن ہوئے ایک ہماری طالب علم نے تصوف کی ایک کتاب کے متعلق مجھے کہا۔ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آتا اس میں کیا لکھا ہے۔ یہی بار بار آتا ہے۔ کوئی نیت مت کر۔ کوئی ارادہ مت کر۔ جہاں خدا تعالیٰ نے کھڑا کیا ہی وہیں کھڑا رہ۔ لیکن یہ دراصل اس کی اپنی کوتاہ فہمی تھی۔ وگرنہ میں نے خود یہ کتاب پڑھی ہے۔ مجھے تو بہت پیاری معلوم ہوتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے پڑھائی تھی۔ اور فرمایا تھا میرے نزدیک جو کتابیں بہترین ہیں وہ پڑھا دیتا ہوں اور قرآن بخاری اور فتوح الغیب پڑھائی تھی اور پڑھایا ایسی حالت میں کہ مجھے کوئی اعتراض بھی کرنے نہیں دیتے تھے اور فرماتے تھے تم یہ پڑھ لو۔ باقی

علم خود خدا سکھاتا ہے

عام لوگوں کو تو یہ کتابیں شائد جہالت سے نکالنے کے لئے بھی کافی نہ ہوں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان خواہ جتنا بھی چاہے علم پڑھ جائے۔ مگر خدا کے فضل کے بغیر وہ جہالت سے نہیں نکل سکتا۔ علم خدا ہی جسے چاہے سکھاتا ہے۔ اس لئے میں یہ نصیحت بھی طلباء کے لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ اس دھوکا میں نہ پڑیں کہ انسان علم پڑھنے سے عالم بن جاتا ہے۔

ایک محقق نے کیا ہی اچھی بات

پیش کی ہے۔ تم ہمیشہ کے لئے دنیا کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ اسی طرح اگرچہ یہ بات اس کے الٹ ہے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ کوئی علم ایسا نہیں جو انسان کی ساری عمر اور اس کے سارے حالات پر حاوی ہو سکے۔ علم کے معنے خزانہ کے ہیں۔ یعنی وہ ہمارے پاس ہے اور جب چاہیں اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یا وہ ایک خادم کی طرح ہے کہ اسے آواز دیں اور وہ حاضر ہو جائے۔ وگرنہ وہ ناک، کان، آنکھ کی طرح ہر وقت ہمارے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ بعض لوگ طب یا فلسفہ بہت کوشش سے پڑھتے

ہیں۔ مگر پھر بھی ایسے اوقات انسان پر آتے ہیں کہ ان کے ذہن میں اس علم کی کوئی بھی بات نہیں ہوتی۔ ہاں جس وقت انہیں ضرورت ہو اور وہ اسے یاد کریں تو وہ حاضر ہو جاتا ہے۔ کسی بہترین ڈاکٹر یا وکیل کے دماغ میں بھی ہر وقت ادویات یا قانونی باتیں نہیں رہ سکتیں۔ عام حالات میں وہ ایسا ہی ہوتا ہے جیسے کوئی جاہل زمیندار۔ جب وہ باہم دوستوں سے ملتے ہیں تو اپنے

علم کی باتیں

اس وقت ان کے ذہن میں نہیں ہوتیں بلکہ وہ عام لوگوں والی گفتگو ہی کرتے ہیں۔ مثلاً سناؤ خیریت ہے۔ بال بچے راضی ہیں۔ اتنی مدت کہاں رہے۔ اس وقت ان کی ساری گفتگو میں ایک بات بھی خاص علم کی نہیں ہوگی۔ اس وقت وہ ایسے ہی جاہل ہوں گے جیسے ایک ان پڑھ زمیندار۔ اور دیکھو کامل سے کامل آدمی بھی اپنے بیوی بچوں میں عالمانہ گفتگو نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے بھی وہی جذبات اور وہی افکار ہوتے ہیں۔ جو ایک جاہل کے دماغ میں۔ ان میں مطلقاً کوئی فرق نہیں ہوگا۔

پس اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ عالم سے عالم کا بھی

بہت ہی قلیل وقت

علم کے ماتحت صرف ہوتا ہے۔ پس عالم اسے نہیں کہنا چاہیئے جو کتابیں پڑھ لے۔ بلکہ عالم وہ ہے جو اپنے علم کو اپنے سامنے اس طرح حاضر کرتا رہے کہ اس کی زیادہ سے زیادہ گھڑیاں علم میں گذریں۔ میرے خیال میں ننانوے فیصدی اور ایسا بھی میں انسانیت کے ادب کے خیال سے کہہ رہا ہوں۔ ورنہ سو فیصدی لوگ ہی ایسے ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ وہ عالم ہیں مگر ان کے اکثر اوقات جہالت میں گذرتے ہیں۔ پس عالم وہ نہیں جو کتابیں پڑھ لے بلکہ وہ ہے جس کے اندر علم داخل ہو جائے۔

قرآن کریم نے علم کا نام

صبغۃ اللہ

رکھا ہے اور رنگ ایسی چیز ہے۔ جو ہر ذرہ کو اپنے رنگ میں رنگین کر لیتی ہے۔ اسی لئے اسلام نے علم کا نام صبغۃ رکھا ہے۔ رنگ ہر جگہ نمایاں نظر آتا ہے۔ اور کسی وقت بھی جدا نہیں ہوتا۔ تو شریعت نے علم الٰہی کا نام اللہ کا رنگ رکھا ہے۔ قرآن شریف نے فرمایا ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء بڑے بڑے فلاسفر جو خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرا کرتے۔ اس لئے وہ عالم نہیں۔ کیونکہ وہ

علم سے کام نہیں لیتے۔ ان کا علم ان کے کھانے پینے پہننے اور بیوی بچوں میں رہنے غرضیکہ

تمام حالات پر حاوی

نہیں ہوتا۔ ان کا علم ایک پیشہ کے طور پر ہوتا ہے۔ جیسے سپہ گری کا پیشہ ہے۔ جب لڑائی کا کا وقت آئے۔ سپاہی تلوار اٹھا لیتا ہے مگر بعد میں اسے علیحدہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی علم کو بطور پیشہ اختیار کیا ہوتا ہے۔ علم رنگ بن کر ان پر نہیں چڑھا ہوتا۔ بلکہ اس کی حیثیت ایک کپڑے کی سی ہے۔ جب ضرورت ہوئی۔ اوڑھ لیا اور پھر اتار کر رکھ دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں عالم ہوں۔ میں سوتے ہوئے بھی گویا جاگتا ہوں۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ سوتے ہوتے بھی علم الٰہی میرے دل میں موجیں لے رہا ہوتا ہے اور یہی

حقیقی علم

ہے کہ انسان ہر وقت اس نشہ میں سرشار رہے یہی علم کا حقیقی مقصد ہوتا ہے۔ کہ انسان اس علم کی روح پر جسے اس نے پڑھا ہے۔ ہر وقت حاوی رہے۔ دو طالب علم ایک ہی مدرسہ میں قانون کی ایک ہی کتابیں پڑھتے ہیں۔ مگر ایک معمولی وکیل بنتا ہے۔ اور دوسرا بہت ہی کامیاب پریکٹس کرتا ہے۔ بعض اوقات اگر آپ کامیاب وکیل سے کوئی دفعہ پوچھیں۔ تو وہ بغیر کتاب دیکھنے کے نہیں بتا سکے گا۔ لیکن دوسرا معمولی وکیل جھٹ بتا دے گا۔ حالانکہ پہلے کی شہرت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور دوسرے کی کچھ بھی نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ کامیاب وکیل نے قانون کے سطحی الفاظ تک اپنے آپ کو محدود نہیں رکھا ہوتا۔ بلکہ اس کی روح کو اپنے اندر جذب کر لیا ہوتا ہے۔ گو اس کی شقیں اسے زبانی یاد نہ ہوں۔ لیکن تقریر کے وقت جج کو اس کی باتوں کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ حالانکہ معمولی دفعہ دیکھنے کیلئے بھی اسے کتاب کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن دوسرے نے قانون کی روح کو اپنے اندر جذب نہیں کیا ہوتا۔ اسلئے وہ کامیاب نہیں ہوتا۔

پس علم پڑھو اور اس طرح پڑھو۔ کہ وہ

تمہاری زندگی کا ایک جزو

ہو جائے اور زندگی کی تمام حرکات پر حاوی ہو اگر تم میں سے کوئی قانون پڑھتا ہے۔ تو وہ اسے اس طرح پڑھے کہ قانون اس کی ہر بات سے ٹپک رہا ہو۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ قانون کی دفعات اپنی روزمرہ کی گفتگو اور عام حالات میں استعمال کر کے اپنے دوستوں کو پریشان کر دے اور وہ اس کے نزدیک بھی نہ پھٹکیں اور اس کی مثال ایسی ہو جائے۔ جیسے کہ

گورداسپور میں ایک تحصیلدار

تھے۔ اس کام میں انہیں اتنا شغف تھا کہ وہ کوئی کام بغیر مسل کے کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔ حتیٰ کہ بیوی کو بھی حکم دے رکھا تھا کہ کوئی بات بغیر مسل پیش کئے مجھ سے نہ کہا کرو۔ بیوی بے چاری بھی مجبور تھی کیا کرتی۔ آپ گھر میں آتے اور بیوی کسی چیز کے منگانے کے متعلق کہتی تو حکم ہوتا۔ اچھا مسل پیش کرو۔ وہ مسل پیش کرتی۔ تو اسے حکم ہوتا۔ اچھا کیفیت سناؤ۔ وہ بتاتی کہ دو پیسہ کا نمک آیا تھا وہ فلاں فلاں کھانے میں خرچ ہوا۔ اور اب اس قدر کی اور ضرورت ہے۔ آپ یہ سب سنکر حکم دیتے اچھا دو پیسہ کا اور نمک خریدنے کی منظوری دی جاتی ہے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ گورداسپور کی ایک عدالت سے کچھ مسلوں کی چوری ہو گئی۔ گورنمنٹ نے اعلان کیا کہ سراغ لگانے والے کو انعام دیا جائیگا ان کے پڑوسی روز مسلوں کے جھگڑے ان کے گھر میں سنتے رہتے تھے۔ ان میں سے کسی نے رپورٹ کر دی کہ مسلیں ان کے گھر میں ہیں۔ پولیس نے تلاشی لی تو وہ نمک مرچ کی مسلیں نکلیں۔

سو میرا

یہ مطلب نہیں

کہ قانون پڑھنے والے طلباء قانونی دفعات کا اپنی روزمرہ کی گفتگو اور دوست احباب کی مجالس میں استعمال شروع کر دیں اور اپنے اردگرد سے تمام دوستوں کو پریشان کر کے بھگا دیں۔ بلکہ یہ ہے کہ قانون جو روح ان کے اندر پیدا کرنا چاہتا ہے وہ ان کے اندر پیدا ہو جائے۔ اسی طرح طب جو روح پیدا کرنا چاہتی ہے۔ وہ علم طب حاصل کرنے والے اپنے اندر پیدا کریں۔ اسکے بعد میں

ایک اور بات

کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہمارے عزیزوں کو قومی کاموں میں بھی حصہ لینا چاہیئے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ گورنمنٹ حکم دیتی ہے طلبا سیاسی تحریکات میں حصہ نہ لیں لیکن طالب علم کہتے ہیں۔ نہیں ہم ضرور حصہ لیں گے۔ لیکن ہم کہتے ہیں دینی کاموں میں ضرور حصہ لو اور طالبعلم نہیں لیتے۔ اس کی مثال تو ایسی ہے کہ کہتے ہیں

ایک شخص کی بیوی

ہمیشہ الٹ ہی کیا کرتی تھی۔ اگر خاوند کہتا آج میں چاول کھاؤں گا تو وہ ضرور روٹی پکاتی۔ خاوند نے بھی اس کی عادت کو سمجھ لیا۔ جس دن اس کا دل چاول کھانے کو چاہتا۔ وہ کہہ دیتا آج ضرور روٹی پکانا اور اس دن ضرور چاول پک جاتے جنہیں وہ مزے سے کھا بھی جاتا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا جاتا کہ میں نے تو روٹی کے لئے تمہیں کہا تھا۔ پھر کبھی تم نے چاول ہی پکائے ایک دفعہ وہ دونوں کسی دریا میں سے گزر رہے تھے۔ وہاں مرد اپنا اصول بھول گیا اور بیوی سے کہہ دیا کہ مجھے مضبوط پکڑے رکھو۔ بیوی نے اسے جھٹ چھوڑ دیا اور وہ دریا میں بہہ گئی۔ اس شخص نے دریا کے اوپر کی طرف اس کی تلاش شروع کی کسی نے کہا میاں بہنے والا نیچے جایا کرتا ہے۔ اسلئے نیچے

کی طرف تلاش کرو۔ اس نے کہا نہیں میری بیوی ہمیشہ الٹ کیا کرتی تھی۔ اسلئے ضرور اوپر کی طرف ہی گئی ہوگی۔ تو شاید طالب علموں میں بھی ایسی روح ہوتی ہے کہ جس کام کے متعلق کہا جاتے نہ کرو۔ اسے وہ ضرور کرنا چاہتے ہیں اور جس کے کرنے کے لئے کہا جائے اسے نہیں کرتے لیکن میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے بچوں میں یہ روح یقیناً نہیں ہوگی اور ان کے اندر مسلمانوں والی

سیدھی سادی روح

ہوگی۔ اس لئے انہیں کچھ نہ کچھ وقت کیلئے اصلاح و ارشاد کیلئے بھی ضرور نکالنا چاہیئے۔ میں نے لاہور میں بھی طلباء کو جب یہی نصیحت کی تھی تو بعض نے کہا تھا کہ لوگ ہماری سنتے نہیں۔ میں نے جس طرح یہ کہا ہے کہ علم اس طرح سیکھو کہ وہ تمہارے جسم کے ہر حصہ میں جذب ہو اور ہر سکون و حرکت سے اس کا اظہار ہو۔ اسی طرح یہ بھی کہتا ہوں یاد رکھنا چاہیئے کہ اصلاح و ارشاد بھی بغیر خاص جوش اور جنون کے نہیں ہو سکتی۔ تمہارے اندر یہ روح ہونی چاہیئے کہ ہمیں جو چیز ملی ہے ہمارا فرض ہے کہ اسے دنیا تک پہنچائیں

کیونکہ اگر یہ چیز اسے نہ ملی تو وہ ضرور تباہ ہو جائیگی بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں تم دنیا کو برا بھلا کہتے ہو تمہاری بات کیوں سنیں۔ انہیں بتانا چاہیئے کہ دنیا کے اندر کونسی سچائی ہے جسے ترک کر دینے والا نقصان نہیں اٹھاتا۔ اگر کونین بخار کے لئے مفید ہے تو اس کو چھوڑنے والا ضرور بخار میں مبتلا ہو جائے گا۔ اسی طرح جب ایک مامور دنیا میں آیا تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اسے نہ ماننے والا نقصان نہ اٹھائے پس ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہمارے بھائی اس ضرر سے بچ سکیں۔ اگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارا ایک بھائی زہر کھا رہا ہے اور ہم اسے روکتے نہیں تو اسکے یہی معنے ہیں کہ یا تو ہمیں یہ حقیقت ہی معلوم نہیں کہ زہر کیا چیز ہے اور یا پھر ایسے بزدل اور کمینے ہیں کہ ایک بھائی کا نقصان دیکھکر ہمارے اندر جوش نہیں پیدا ہوتا۔ ہر شخص کا ایک حلقہ اثر ہوتا ہے اور طلباء کا بھی ہوتا ہے۔ اسلئے اپنے اپنے حلقہ اثر میں ضرور اصلاح و ارشاد کا فرض ادا کرنا چاہئیے عام اصول کے لحاظ سے دیکھا جاتا ہے کہ اچھا بیج اچھا پودا اگاتا ہے اور برا بیج برا پودا۔ بااوقات *

ہمارے بچوں کا شاندار مستقبل

(از محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق احمدیت کی شاندار ترقی کو جلد تر حاصل کرنے کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس قوم کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو کہ وہ ان اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں جن اغراض اور مقاصد کو لے کر وہ قوم کھڑی ہوئی ہے"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کو بہتر رنگ میں منظم کرنے کے لئے ایک نیا پروگرام پیش کرتی ہے۔ جس کے تحت ہر طفل کو ۷ سے ۱۴ (سال) چار امتحانات پاس کرنے ہیں۔

۱۔ ستارہ اطفال۔ ۲۔ ہلال اطفال۔ ۳۔ قمر اطفال۔ ۴۔ بدر اطفال

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے

دین و دنیا میں سرخرو ہو ویں — دین احمد کے جاں نثار بنیں
ہوں مجاہد برائے ملت و ملک — قوم احمد کا وہ وقار بنیں

تو آپ اپنے بچوں کو ضرور اس پروگرام میں شامل فرما دیں۔ احمدی والدین اطفال الاحمدیہ جماعت اور قائدین و ناظمین مجالس سے درخواست ہے کہ اس نیک کام میں تعاون فرمائیں تا ہم اپنی اس ذمہ داری کو کما حقہ، سرانجام دے کر سرخرو ہوں اور تا یہ نہ ہو کہ ہم خدا تعالےٰ کے حضور اس بات کے مجرم ٹھہریں کہ ہم اپنی اولاد کی دینی تربیت سے غفلت برت کر اپنی اولاد کی اور اپنے دین کی ہمدردی کا حق ادا کرنے سے قاصر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب کو توفیق دے کہ اس اہم ذمہ داری کو باحسن طریق ادا کر سکیں

والسلام

مرزا رفیع احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ ضلع جھنگ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے *

* نتیجہ اس کے الٹ بھی ہوتا ہے۔ مگر عام قاعدہ یہی ہے۔ اسی طرح یہ ہو سکتا ہے کہ ہماری جماعت میں بھی بعض کمزور ہوں۔ لیکن عام فائدہ یہی ہے کہ نبیوں کی جماعتوں میں ترقی کی قابلیت زیادہ ہوتی ہے۔ اگرچہ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے بھی بعض گر جائیں۔ پس اگر ہماری قابلیت کے معیار سے لوگ گر جائیں تو ہمارا فرض ہے کہ انہیں اوپر اٹھائیں۔ اپنے اندر یہ جذبہ پیدا کر کے دیکھو ضرور اثر ہوگا۔

فہرست صدقات برائے نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ
از دسمبر ۱۹۶۳ء تا فروری ۱۹۶۴ء

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
(۲)

میاں گل محمد صاحب لیبر آفیسر گوالمنڈی لاہور ۵/-
چوہدری مشتاق احمد صاحب " " ۱۰/-
سارجنٹ محمود احمد صاحب " " ۳۵/-
بابو امانت اللہ صاحب " " ۳/-
ڈاکٹر ریاض احمد صاحب آف گکھڑ " ۷/-
چوہدری غلام احمد صاحب " " ۱/-
ڈاکٹر نسیم اختر صاحب " " ۵/-
چوہدری عبدالحق صاحب " " ۵/-
امۃ اللہ بیگم صاحبہ " " ۲۵/-
منشی سربلند خاں صاحب " " ۱/-
چوہدری عبدالحفیظ صاحب " " ۱/-
لجنہ اماء اللہ پشاور " " ۵/-
ڈاکٹر مسعود احمد صاحب مزنگ لاہور ۴/-
میاں محمد بشیر احمد صاحب جھنگ صدر ۵/-
مبارک احمد صاحب ظفر سیکرٹری مال ترکڑی ۳/-
لطیف شاہ صاحب دارالصدر شرقی ربوہ ۲/-
چوہدری احمد خاں صاحب گجرات ۵/-
محمد عبدالقادر صاحب معرفت ملک
بشیر احمد صاحب میڈیکل کالج ملتان ۱۰/-

چوہدری محمد شفیع صاحب میانہ پورہ
ضلع سیالکوٹ ۲۲/-
ماسٹر شریف احمد سیکرٹری مال باٹا پور لاہور ۲/-
جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی ۸۷/-
خان غلام سرور خان صاحب جہانگیر چارسدہ ۲۰/-
جماعت احمدیہ کرتو ۷/-
رشیدہ بیگم صاحبہ دختر عبداللہ شاہ صاحب ۲/-
امۃ المومن صاحبہ بیگم تاج علی صاحب بھٹی
جھنگ ۲۵/-
شیخ عبدالحمید صاحب آف کلکتہ ۱۰/-
ڈاکٹر عبدالکریم ملتان شہر ۱۰۰/-
میاں رشید الدین صاحب " ۱۰/-
اہلیہ ماسٹر نواب دین صاحب " ۱۰/-
ملک ناصر احمد صاحب مجوکہ " ۱۰/-
غلام رسول صاحب " ۱/-
حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ ۱۰/-
بابو محمد بخش صاحب سیکرٹری مال
دارالنصر ربوہ ۲۵/-
عبدالماجد صاحب بذریعہ ۔۔۔

ملک خدا بخش صاحب پاکپتن ۱۰/-
عنایت اللہ صاحب سیکرٹری مال
دارالبرکات ربوہ ۱۰/-
چوہدری غلام نبی صاحب موسیو الفلاح بینک ۵/-
میاں نور دین صاحب سیکرٹری مال
جماعت پیرکوٹ ۵/-
چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ
شیخوپورہ ۵۰/-
اہلیہ صاحبہ ملک عبدالرحمٰن صاحب دکیل ۵/-
اجرہ بی بی صاحبہ اور حمہ ضلع سرگودھا ۱۰/-
مشتاق عالم صاحب سیکرٹری مال ردہڑکا
سیمنٹ ورکس ۳/-
مرزا برکت علی صاحب ۳۱/-
جماعت احمدیہ منٹگمری ۵۵/-
خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب
ماڈل ٹاؤن لاہور ۶/-
ملک نصر اللہ خاں صاحب نیلہ گنبد لاہور ۱/-
مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم ربوہ ۴/-
خان عبدالرحیم خاں صاحب خوشاب ۵/-

ظفر اقبال صاحب خوشاب ۱/-
جماعت احمدیہ بڈو ملہی ۱/-
جماعت احمدیہ بھلوال ۱۰/-
جماعت احمدیہ مردان ۷/۵۰
ملک بشیر احمد صاحب مبشر میڈیکو ملتان ۵/-
عبدالشکور صاحب ملغہ دھرم پورہ لاہور ۵/-
عبدالواحد صاحب ناظر بیت المال ۲/-
اہلیہ صاحبہ مرحومہ ملک محمد شفیع صاحب
دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۰/-
عبدالسلام صاحب ربوہ ۱/-
جماعت احمدیہ چک جھمرہ ۱۴/۵۰
خواجہ عبدالواحد صاحب سیکرٹری منڈی
گوجرہ خاں ۲۰/-
محمد اقبال حسین صاحب سیکرٹری مال
دارالرحمت شرقی ربوہ ۲/-
قاضی عبداللہ صاحب پنشنر ربوہ ۵/- (باقی)

تبدیلی نام

میں اختر نساء دختر چوہدری عبدالعزیز صاحب باجوہ محلہ دارالصدر غربی الف۔ ربوہ نے اپنا نام تبدیل کر کے بشریٰ صدیقہ رکھا ہے۔ اسلئے اب مجھے اسی نام سے پکارا جائے نیز اپنی مشکلات اور پریشانیوں کے دور ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔
خاکسارہ بشریٰ صدیقہ محلہ دارالصدر غربی الف ربوہ

زمیندار جماعتیں خاص طور پر توجہ کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمیندار احباب ایسے ہیں جو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شروع سے نہایت شاندار اور مخلصانہ حصہ لے رہے ہیں۔ ان کی رقوم فصل پر ادا ہوتی رہی ہیں۔ اسی وجہ سے بعض احباب نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ مئی جون میں اطلاع کر دیں گے۔ زمیندار جماعتوں کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۱ مئی تک ہر جگہ فصل نکل آتی ہے اور اس وقت احباب چندہ ادا کر سکیں گے۔ پس اضلاع سیالکوٹ۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ لائلپور۔ سرگودہا۔ گجرات۔ جہلم۔ ملتان۔ بہاولپور۔ منٹگمری۔ لاہور۔ سندھ کے زمیندار احباب کو ان تین ہفتوں کے اندر کوشش کر کے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کرنا چاہیئے۔ کئی زمیندار جماعتیں ہیں۔ جن کی طرف سے ابھی تک باوجود چھ ماہ گذر جانے کے کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔ اسلئے کہ فصل کا انتظار رہے۔
(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

میری لڑکی عزیزہ مقصوداں بی بی کا نکاح چوہدری محمد عبداللہ خاں صاحب ولد چوہدری عنایت اللہ خاں صاحب سکنہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے ساتھ مورخہ ۱۱/۴ کو مولوی عطاء الرحمٰن صاحب نے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اور اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔
(چوہدری) میاں خاں۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۴۵
مرڑ۔ ضلع شیخوپورہ

تحریک جدید کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

"تحریک جدید کا کام نہ چند سال کا ہے اور نہ چند افراد کا بلکہ دراصل احمدیت کے قیام کی جو غرض تھی یعنی غلبۂ اسلام علی الادیان اس غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ کام جاری کیا گیا ہے"

اب جب کہ میں نے حقیقت کو کھول دیا ہے آئندہ یہ سوال کہ کون چندہ دیتا ہے اور کون نہیں دیتا بلکہ اس وضاحت کے بعد ہر شخص جو احمدیت میں شامل ہوتا ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ ہر شخص جو احمدیت سے دلچسپی لیتا ہے خواہ وہ احمدی نہ بھی ہو اس پر یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ وہ اس کام میں حصہ لے؛

اب صرف ان لوگوں کے وعدے لے کر نہیں بھجوانے جو پہلے سے وعدہ کرتے آئے ہیں بلکہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ ہر احمدی سے خواہ وہ بچہ ہو جوان ہو یا بوڑھا ہو، مرد ہو یا عورت، امیر ہو یا غریب اور پھر خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو اس کی حیثیت کے مطابق تحریک جدید کے وعدے لے کر بھجوائیں۔

"تحریک جدید نفلی اس لئے ہے کہ ہم اس میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے کسی کو سزا نہیں دیتے لیکن فرض اس لحاظ سے ہے کہ اگر تمہیں احمدیت سے سچی محبت ہے تو تحریک جدید میں حصہ لینا تمہارے لئے ضروری ہے"

میں جماعت کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں اب دوست صرف یہ نہ کریں کہ جو لوگ اس میں حصہ لیتے ہیں ان سے وعدے لے کر بھجوا دیئے جائیں بلکہ ہر بالغ احمدی کو تحریک جدید میں شامل کریں بلکہ نابالغ بچوں کو بھی تحریک جدید میں شامل کر سکتے ہیں۔"

"اب جب کہ بہت تھوڑا وقت باقی ہے میں پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کے وعدے اس رنگ میں بھجوائیں کہ ہر ایک بالغ احمدی اس میں شامل ہو جائے اور اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے"،

"ہر ایک احمدی کو بتاؤ کہ اس کا تحریک جدید میں حصہ لینا احمدیت کے قیام کی غرض کو پورا کرنا ہے اگر کوئی شخص تحریک جدید میں حصہ نہیں لیتا تو اس کے احمدیت میں داخل ہونے سے کیا فائدہ"

"بے شک تم پر بوجھ زیادہ ہے اور میں اس بوجھ کو محسوس کرتا ہوں اور ساری دنیا تمہاری تعریف کر رہی ہے لیکن ہمارا کام بھی بہت بڑا ہے اور ہم اسے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ باوجود اس کے کہ ہم پر بوجھ زیادہ ہے ہمیں اسلام کی خاطر قربانی کرنی پڑے گی کیونکہ ہمارے خدا نے ہم پر اعتبار کر کے یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے۔"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست دعا

الحمد للہ کہ مکرمی چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت منٹگمری کی صحت احباب کی دعا سے پہلے سے بہتر ہے مگر ابھی تک پوری طرح صحت نہیں ہوئی۔ اس لئے درخواست ہے کہ چوہدری صاحب موصوف کی مکمل صحت کے لئے دوست دعا جاری رکھیں۔

(۲) ڈاکٹر کرنل محمد یوسف شاہ صاحب جو تحریک جدید کی طرف نائیجیریا میں کام کر رہے ہیں ان کے صاحبزادہ سید محمد علی صاحب ملازمت کے سلسلہ میں پریشان ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا میں کامیاب و کامران بنائے۔

(خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفےٰ از ربوہ)

اعلان نکاح

برادرم عبد الشکور صاحب اسلم ایم ایس سی لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ ابن مکرم صوفی خدا بخش صاحب المعروف (مومن جی) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نکاح عزیزہ ممتازہ البشریٰ متعلمہ ایم اے فائنل بنت ملک ممتاز علی صاحب مرحوم سے بعوض -/۲۱۰۰ روپے مورخہ ۲۲ مارچ ۶۲ء بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا مختصر سے خطبہ کے بعد مولانا موصوف نے جانبین کے لئے رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

احباب جماعت بالخصوص صحابہ کرام و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے مبارک فرمائے۔ (خاکسار محمد نواز مومن خلافت لائبریری۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نیویارک ۱۹ مئی مسئلہ کشمیر پر سلامتی کونسل کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے کونسل کے فرانسیسی صدر نے کل رات اجلاس کے التواء کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ کونسل کے ممبران اس بارہ میں فیصلہ نہیں کر سکے کہ آیا اس مسئلہ کو حل کرنے کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اوتھان سے اس میں مداخلت کرنے کی درخواست کی جائے یا نہیں۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ اس عرصہ میں ہندوستان اور پاکستان کوئی ایسا اقدام نہیں کریں گے جس سے صورت حال خراب ہونے کا اندیشہ ہو۔

سری نگر۔ ۱۹ مئی۔ شیخ عبداللہ نے کہا ہے کہ کشمیر کے بارہ میں جو سمجھوتہ بھی ہو اس کے متعلق بالآخر کشمیری عوام کی رائے معلوم کی جائے گی کشمیری رہنما کل یہاں ایک مذہبی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کشمیری اپنے مقدر کے خود مالک ہیں اور ان کی خواہشات کے بغیر تنازعہ کشمیر کا کوئی حل ممکن نہیں شیخ عبداللہ نے کہا میں نے بھارتی رہنماؤں سے کھلے دل سے بات چیت کی ہے اور اب پاکستانی رہنماؤں کے خیالات معلوم کرنے کے لئے وہاں جا رہا ہوں۔ آپ نے کہا کہ کشمیر ایک نازک دور سے گزر رہا ہے اور اس مرحلہ پر ہماری معمولی سی لغزش ہمیں بہت پیچھے پھینک سکتی ہے۔

•۔ راولپنڈی۔ ۱۹ مئی۔ حکومت پاکستان کی وزارت امور کشمیر نے اعلان کیا ہے کہ شیخ محمد عبداللہ پاکستان اور آزاد کشمیر کے پندرہ روزہ دورہ پر پی آئی اے کے ایک خاص طیارہ کے ذریعہ ۲۴ مئی کو لاہور پہنچیں گے ان کا طیارہ ۸ بجے صبح لاہور کے ہوائی اڈہ پر اترے گا۔ ہوائی اڈہ پر ایک گھنٹہ کے مختصر قیام کے بعد آپ صدر کے ڈاکوٹا میں راولپنڈی روانہ ہو جائیں گے اور دس بجے یہاں پہنچ جائیں گے۔ سرکاری اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ شیخ عبداللہ راولپنڈی میں صدر ایوب کے مہمان کے طور پر قیام کریں گے تفصیلی پروگرام کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ وزارت امور کشمیر کے جائنٹ سیکرٹری کی طرف سے جاری کردہ اس اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ شیخ عبداللہ کی پارٹی میں مرزا افضل بیگ۔ مولانا محمد سعید مسعودی، ڈاکٹر فاروق عبداللہ (شیخ عبداللہ کے بڑے صاحبزادے) خواجہ مبارک شاہ۔ شیخ عبدالرشید (شیخ عبداللہ کے بھتیجے) کامریڈ چوہدری محمد شفیع۔ میر عبدالغنی۔ صوفی غلام محی الدین۔ اور تین دوسرے افراد شامل ہوں گے۔

•۔ لاہور ۱۹ مئی۔ شیخ محمد عبداللہ ۲۴ مئی کو لاہور آئیں گے تو ہوائی اڈے پر ان کا پرجوش استقبال کیا جائے گا۔ راولپنڈی سے واپسی پر آپ دوبارہ لاہور آئیں گے تو لاہور کے شہریوں کی جانب سے انھیں استقبالیہ دعوتیں دی جائیں گی۔ اس طرح ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا جائے گا۔

صوبائی دارالحکومت میں شیخ محمد عبداللہ کے استقبال کے لئے بڑے زور و شور اور سرگرمی سے تیاریاں شروع کر دی گئیں ہیں۔

•۔ کھٹمنڈو ۱۹ مئی۔ نیپال کے شاہ مہندرا اور ملکہ رتنا ۱۴ جون کو پاکستان کے تین روزہ غیر سرکاری دورہ پر کراچی آئیں گے وہ صدر ایوب کے ذاتی مہمان ہوں گے یورپ سے کراچی پہنچنے پر شاہی جوڑا کا ہوائی اڈہ پر استقبال صدر ایوب کریں گے۔ شاہ مہندرا۔ ملکہ رتنا اپنی دو بیٹیوں شہزادی شاردی اور شہزادی شانتی۔ وزیر خارجہ کرتی ندھی بستا، فارن سیکرٹری یدھم بہادر کھتری کے ہمراہ کل ایک خاص طیارہ کے ذریعہ جنیوا جانے کے لئے نئی دہلی روانہ ہوئے۔ نئی دہلی میں ایک رات قیام کرنے کے بعد آپ جنیوا کے دو روزہ سرکاری دورہ پر روانہ ہو جائیں گے۔ جنیوا سے آپ ۲۱ مئی کو ایک خاص جرمن طیارہ میں مغربی جرمنی کا آٹھ روزہ سرکاری دورہ کرنے کے لئے بون چلے جائیں گے اپنے دورہ جرمنی کے بعد شاہ نیپال روس کے تین ہفتہ کے دورہ پر ماسکو جائیں گے۔

•۔ عمان۔ ۱۹ مئی۔ بیت المقدس کے روزنامہ "الجہاد" کی اطلاع کے مطابق اردن کے شاہ حسین آئندہ ماہ دسمبر میں پاکستان کے سرکاری دورہ پر جائیں گے آپ کو اس دورہ کی دعوت پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے دی ہے!

•۔ لاہور ۱۹ مئی۔ وزیر تجارت مسٹر وحید الزماں نے کل ڈھاکہ سے راولپنڈی جاتے ہوئے لاہور کے ہوائی اڈہ پر کہا ہے کہ تجارتی مقاصد کے لئے اشیاء صرف کی درآمد کی اجازت صرف پاکستانی اداروں کو دینے سے چیزوں کے نرخوں میں اضافہ کا کوئی احتمال نہیں کیونکہ پاکستانی درآمد کنندگان کے درمیان صحت مند مقابلہ ہوگا۔

آپ نے کہا وزارت تجارت نے غیر ملکی فرموں کو درآمدی میدان سے فارغ کر دینے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کا بڑا مقصد یہ ہے کہ پاکستانی درآمد کنندگان تجارت میں اچھی طرح اپنے قدم جما سکیں۔

•۔ منیلا۔ ۱۹ مئی۔ فلپائن کے صدر مسٹر میکاپیگل نے ملائشیا اور انڈونیشیا سے اپیل کی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈہ بند کر دیں۔ اور سربراہی کانفرنس کے انعقاد کے لئے فضا ہموار کریں آپ نے ایک خاص نمائندہ کوالالمپور بھیجا ہے جس نے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمن سے سربراہی کانفرنس کے لئے بات چیت شروع کر دی ہے ادھر تنکو عبدالرحمن نے کہا ہے کہ ایسی اعلیٰ سطح کی کانفرنس صرف اسی وقت بلائی جا سکتی ہے جب انڈونیشیا اپنی فوجیں ملائشیا کے علاقہ سے نکال لے۔

• انقرہ ۱۹ مئی سینٹو کی اطلاعات کے مطابق تہران اور راولپنڈی کو جدید ترین منتقل ملٹری کمیونیکیشن سسٹم سے ملا دیا گیا ہے۔ یہ مواصلاتی نظام اٹھارہ ماہ کے عرصہ میں مکمل ہوا اور اس پر ۲۰ لاکھ ڈالر خرچ ہوئے اس کا افتتاح ۲۰ مئی کو ایران پاکستان اور ترکی کے دارالحکومتوں میں ریجنل فوجی کمانڈر انچیف کریں گے۔

• لاہور ۱۹ مئی۔ ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور نے اعلان کیا ہے کہ انٹرمیڈیٹ حصہ دوم (نیا نصاب) کے ایسے امیدوار جو کسی وجہ سے ۳ جون تک منعقد ہونیوالے امتحان میں شریک ہونے سے معذور ہوں وہ دوبارہ فیس داخلہ دئے بغیر ستمبر ۱۹۶۴ء میں سپلیمنٹری امتحان میں منسوخ شدہ پرچوں کا امتحان دے سکتے ہیں

• دمشق ۱۹ مئی چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی عنقریب مشرق وسطی کا ایک اور دورہ کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس دورے میں مسٹر چو این لائی ان عرب اور افریقی ممالک کا دورہ کریں گے جہاں وہ اپنے پہلے دورے میں نہیں جا سکے تھے۔ ان ممالک میں عراق، شام، کینیا، یمن۔ یوگنڈا۔ ٹانگانیکا اور زنجبار شامل ہیں۔

• کراچی ۱۹ مئی۔ ترکی کے اقتصادی تحقیقات کے ادارہ کے وفد نے جو ان دنوں پاکستان آیا ہوا ہے۔ آج صبح منصوبہ بندی کمیشن کے زرعی شعبہ کے سربراہ مسٹر شفیع نیاز سے بات چیت کی ترکی کا وفد پاکستان میں زرعی ترقی اور اس سلسلے میں منصوبہ بندی کا جائزہ لینے کے لئے آیا ہے۔

• بیروت ۱۹ مئی سعودی عرب کی وزارت خارجہ کے انڈر سیکرٹری مسٹر عمر السقاف امریکہ کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ فرانس۔ امریکہ جاپان۔ ملائشیا۔ فلپائن۔ مغربی جرمنی اور آسٹریا کا دورہ بھی کریں گے اور وہاں عرب رہنماؤں کی سربراہ کانفرنس میں فلسطین کے متعلق قراردادوں کی وضاحت کریں گے۔

• کراچی ۱۹ مئی سکوٹر اور تین پہیوں والی گاڑیاں بنانے کا کارخانہ دو سال کے عرصہ میں یہاں کام کرنا شروع کر دے گا۔ یہ کارخانہ کراچی میں نجی سرمایہ سے قائم کیا جائے گا اور یہ سالانہ دو ہزار سکوٹر اور ایک ہزار تین پہیوں والی گاڑیاں تیار کرے گا۔

اس کارخانہ کے قیام سے ملک میں سکوٹروں کی رسد کی صورت حال بہتر ہو جائے گی۔ اس وقت شہری علاقوں میں سکوٹروں کی کافی مانگ ہے کیونکہ یہ چلانے میں آسان ہیں اور ان میں پٹرول کی کھپت بہت کم ہے۔ اس کارخانہ کے قیام میں صنعتی ترقیاتی قرضہ کی کارپوریشن سرمایہ لگا رہی ہے۔ علاوہ ازیں کارپوریشن سائیکل بنانے کے چار کارخانے لگانے کا منصوبہ بھی تیار کر رہی ہے تاکہ دیہی علاقوں میں ایک عام آدمی کو آسانی سے سواری مہیا کی جا سکے۔ کارپوریشن کے کارخانوں میں سالانہ ایک لاکھ بیس ہزار سائیکلیں تیار ہوں گی۔

• کراچی ۱۹ مئی میجر محمد افضل خاں سیکرٹری مغربی پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی آج یہاں سے سڈنی روانہ ہوں گے۔ جہاں وہ جنوب مشرقی ایشیا کے ریڈ کراس اجلاس میں پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔

• ماسکو ۱۹ مئی۔ روس کی کمیونسٹ پارٹی کے ایک اعلان کے مطابق روسی پریذیڈیم کے ایک رکن مسٹر اوٹو کیسنن کا ۸۲ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا ہے وہ آنجہانی لینن کے دست راست خیال کئے جاتے تھے۔

• بمبئی ۱۹ مئی۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے الزام لگایا ہے کہ چین اور پاکستان میں جو "گٹھ جوڑ" ہوا ہے اس سے پاکستان بہت فائدہ اٹھا رہا ہے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ چین کی دوستی کے نتیجہ میں پاکستان کا حوصلہ بھی بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ پنڈت نہرو نے یہ باتیں اپنی کل کی تقریر میں کہیں جس میں انہوں نے بھارت پاکستان تعلقات اور کشمیر کے سوال پر تبصرہ کیا۔

ولادت

مکرمی برادرم عبدالحکیم صاحب اکمل مرابی مبلغ ہالینڈ کو اللہ تعالیٰ نے ۴ مئی ۱۹۶۴ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ نومولود کا نام حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے ازراہ شفقت شعیب اکمل تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو لمبی عمر دے، والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دین کا حقیقی خادم بنائے۔ آمین۔

(کمال یوسف۔ ربوہ)

درخواست دعا

عزیزم اشفاق احمد صاحب ہاشمی نیول ہیڈکوارٹر کراچی ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اوائل میں ڈاکٹروں نے جلد کی بیماری تشخیص کی تھی۔ کراچی میں کئی مہینے جلدی امراض کے ماہر ڈاکٹروں کے زیر علاج رہے۔ گو وقتی طور پر افاقہ تو ہوا اور مرض کی شدت میں کمی بھی آگئی مگر مرض جڑھ سے نہ گیا اور کچھ وقفہ کے بعد پھر عود کر آئی۔ اب کراچی کے ایک ماہر یونانی طبیب سے معائنہ کروایا ہے۔ انہوں نے خون کی خرابی تشخیص کی ہے۔ عزیز مذکور اب انہی سے علاج کروا رہا ہے۔ احباب جماعت۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں التجا ہے کہ وہ براہ کرم عزیز موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(مختار احمد ہاشمی۔ دارالصدر شرقی۔ ربوہ)